جو مسئلہ سمجھ میں نہ آئے وہ کسی مستند و ماہر مفتی سے معلوم کر لیں ۔۔ (ابو زبیر)

آپ کے مسائل اور اس کے جوابات (37)

از مفتی محمد صاحب

دارالافتاء، جامعۃ الرشید، احسن آباد، کراچی

مضامین:

☆ دو رکعت نفل یا سنت نماز میں بھول کر قعدہ اولیٰ کر کے کھڑے ہونے کا حکم
☆ غسل خانے یا اٹیچ باتھ روم میں دعائیں پڑھنے کا حکم
☆ زکوٰۃ لیتے رہنے اور زرعی زمین کی وجہ سے وجوبِ حج کا حکم
☆ ملازم اپنی ذمہ داریوں کے علاوہ کام کی اُجرت لے سکتا ہے
☆ ملازم کے لیے اضافی محنت کی اُجرت لینے کی ایک اور صورت کا حکم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تاخیر رکن اور سری جہری قراءت ایک دوسرے کی جگہ کرنے کی موجب سجدۂ سہو کی مقدار میں اختلاف اور اس کی وجہ:

سوال: مفتی اعظم پاکستان مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے احسن الفتاویٰ جلد نمبر 4 میں لکھا ہے کہ فرض یا واجب میں تاخیر بقدر ایک رکن سے سجدۂ سہو واجب ہوجاتا ہے، ایک رکن کی مقدار انہوں نے تین بار سبحان ربی الاعلی بیالیس حروف لکھی ہے۔اس کلیہ کے مطابق انہوں نے سورۂ فاتحہ کی تکرار، قعدہ اولیٰ میں تشہد کی تکرار، فاتحہ کی جگہ تشہد پڑھنے اور تشہد کی جگہ فاتحہ پڑھنے سے سجدۂ سہو واجب ہونے کی جو حدود لکھی ہیں وہ سب بیالیس حروف کے برابر ہیں۔لیکن جہری نماز میں سراً قرات اور سری نماز میں جہراً قراءت کرنے سے سجدہ سہو واجب ہونے کی جو حد لکھی ہے وہاں تک تیس حروف بنتے ہیں۔میرے خیال میں یہاں پر انہوں نے تین بار سبحان اللہ کے حروف کا حساب لگایا ہے۔بہرحال جو بھی وجہ ہو آپ وضاحت فرمائیں کہ اس کے لیے مختلف کلیہ اختیار کرنے کی کیا وجہ ہے؟ اگر کوئی خاص وجہ نہیں ہے تو پھر یہاں پر بھی بیالیس حروف کے حساب سے عمل کرنا جائز ہے یا نہیں؟ (ایک سائل)

جواب: یہاں دو مسئلے ہیں:

1) ایک تاخیر رکن یا واجب کی وہ ادنیٰ مقدار جس سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے۔

2) قراءت میں جہر کی جگہ اخفاء اور اخفاء کی جگہ جہر کرنے کی صورت میں وہ ادنیٰ مقدار جس سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے۔

ان دونوں مسئلوں میں فقہاء نے قلیل کا اعتبار کیا ہے اور قلیل کی تحدید میں جو فرق ہے وہ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے نہیں کیا ہے بلکہ خود متقدمین فقہاء سے منقول ہے کہ انہوں نے مقدار قلیل کی

تحدید کے سلسلے میں ان دو مسئلوں میں سے پہلے مسئلہ میں رکن اقصر بطریق سنت والے قول کو ترجیح دی ہے جس کی مقدار بیالیس حروف بنتی ہے اور دوسرے مسئلہ میں قدر ما تجوز بہ الصلاۃ کو ترجیح دی ہے جس کی مقدار تیس حروف بنتی ہے۔ لہٰذا دونوں مسئلوں میں اسی تفصیل کے ساتھ عمل کرنا ضروری ہے جو احسن الفتاویٰ میں مذکور ہے، اس کے خلاف کرنا درست نہیں۔

دو رکعت نفل یا سنت نماز میں بھول کر قعدہ اولیٰ کر کے کھڑے ہونے کا حکم:

سوال: اگر کسی نے دو رکعت نفل یا دو رکعت سنت کی نیت باندھ لی۔ دو رکعت پوری کرنے کے بعد عبدہ ورسولہ تک التحیات پڑھ لی، پھر بھولے سے اُٹھ گیا، رکوع کرنے سے پہلے یاد آیا تو کیا اسے بیٹھنا چاہیے یا دو رکعت اور پڑھنی چاہیے؟ دو رکعت اور پڑھنے کی صورت میں سجدۂ سہو واجب ہے یا نہیں؟

(ایک سائل)

جواب: اس صورت میں مزید دو رکعت نفل مکمل کرے، کیونکہ تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہونے سے مزید دو رکعتیں لازم ہو گئیں، البتہ چار رکعتیں مکمل کرنے کے بعد سجدۂ سہو نہیں ہے۔

فی ردالمحتار: ۱/۴۵۹.

(مطلب کل شفع من النفل صلاةٌ) (قوله: لأن کل شفع منه صلاةٌ) کأنه واللّٰه أعلم لتمکنه من الخروج علی رأس الرکعتین، فإذا قام إلی شفع آخر کان بانيًا صلاةً علی تحریمة صلاة ...... وأن القیام إلی الثالثة بمنزلة تحریمة مبتدأةٍ.

غسل خانے یا اٹیچ باتھ روم میں دعائیں پڑھنے کا حکم:

سوال: ایسے باتھ روم جس میں لیٹرین بھی ہو، اس میں وضو شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا، نیز وضو کے درمیان پڑھنے والی دعاء ”اللّٰهم اغفرلی ذنبی ووسع لی فی داری وبارك لی فی رزقی“

پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ اور نہانے سے پہلے جبکہ جسم ننگا ہو، بسم اللہ پڑھنے کا کیا حکم ہے؟ (ایک سائل)

جواب: اگر غسل خانہ نہایت صاف ستھرا ہو اور اس میں بیت الخلاء نہ ہو تو غسل خانہ میں داخل ہونے کے بعد برہنہ ہونے سے پہلے غسل کے لیے بسم اللہ پڑھے اور اگر غسل خانہ صاف نہ ہو یا اس میں بیت الخلاء ہو تو داخل ہونے سے پہلے پڑھ لے۔ غسل خانہ میں وضو کرنے کی صورت میں وضو کی دعائیں پڑھنے میں بھی یہی تفصیل ہے، یعنی اگر غسل خانہ صاف ستھرا ہے اور بیت الخلاء بھی نہیں ہے تو سب دعائیں پڑھ سکتا ہے ورنہ پھر دل ہی دل میں پڑھے۔ (احسن الفتاویٰ:2/37)

زکوٰۃ لیتے رہنے اور زرعی زمین کی وجہ سے وجوبِ حج کا حکم:

سوال: میرے والد صاحب سے میری والدہ نے تقریباً 15 سال قبل علیحدگی اختیار کی (طلاق نہیں ہوئی) وجہ یہ تھی کہ والد صاحب گھر کا خرچہ والدہ کو نہیں دیتے تھے۔ مجبوراً ہم بھائی بہن والدہ کے ساتھ ابھی تک والد سے الگ ایک جگہ رہتے ہیں۔ میری آمدن صرف تین ہزار روپے ہے، اخراجات اور مہنگائی بہت ہے۔ میری والدہ کے نام کی زمین بھی ہے جو تقریباً 24 مرلہ بنتی ہے جس کی قیمت 5 لاکھ اندازاً ہے، اگر کاشت کروں تو سال کی ضروریات پوری نہیں کرتی، جبکہ یہ زمین اجارہ پر ہے جس کا سالانہ 800 روپے تک ملتا ہے، اب والدہ کے لیے زکوٰۃ لے کر مجھ کو ہبہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر والدہ نے زکوٰۃ لی تو وبالِ زکوٰۃ تو مجھ پر یا گھر پر نہیں آئے گا؟ اور بندہ اس طرح کی تاویل کر کے حرام خوری کا مرتکب تو نہیں ہو رہا ہے؟ کاروبار بھی کیا تھا، لیکن اس میں نقصان ہوا ہے۔

دوسری بات یہ پوچھنی ہے کہ والد صاحب دوسرے گاؤں میں ہوتے ہیں، ان کی 10 کنال زمین ہے جو میرے چچا کے پاس ہے، اگر میں اس زمین میں کاشت کاری کرنا چاہوں تو چچا کہتے ہیں کہ والد کو بھی ساتھ سنبھالوں۔ میں نے والدہ کے ساتھ بات کی لیکن والدہ والد کو اپنے ساتھ نہیں رکھنا چاہتی، اب میں

مجبور ہوں۔ یہاں پر والدہ اور بہنوں کی خدمت کا مسئلہ ہے جبکہ والد صاحب اتنے محتاج نہیں ہیں کہ ان کو خدمت کی ضرورت شدید ہو۔ اب اس زمین کی قیمت بھی کافی بنتی ہے تو آیا والد صاحب پر حج یا قربانی تو فرض نہیں کیونکہ ان کی ضرورت تو اس کے بغیر پوری ہو رہی ہے، لیکن اگر وہ اہل وعیال کا خرچہ ذمہ لیں تو زمین اس خرچہ کو مشکل سے پورا کرے گی۔ (ش۔ع۔غ، اٹک)

جواب: سوالات کے جوابات سے پہلے بطورِ تمہید واضح ہو کہ میاں بیوی کا نکاح کو باقی رکھ کر ایک دوسرے سے جدا رہنا مزاجِ شریعت کے خلاف اور کسی طرح پسندیدہ نہیں۔ قرآن پاک نے واضح حکم دیا ہے کہ اگر میاں بیوی کے درمیان کشیدگی اس حد تک پہنچ جائے تو پہلے ان کے درمیان صلح کی کوششیں کی جائیں اور اگر وہ کامیاب نہ ہوں تو اس کی اجازت ہے کہ بیوی شوہر سے خلع لے لے۔ مسئولہ صورت میں اگر آپ کے والدین کے درمیان جدائی کی یہی وجہ ہے کہ آپ کے والد صاحب اپنی بیوی بچوں کا خرچہ نہیں دیتے تھے اور بقول آپ کے والد صاحب کی اتنی زمین ہے جس سے وہ بیوی بچوں کا خرچ دے سکتے ہیں اور وہ بیکار پڑی ہوئی ہے، تو ایسی صورت میں آپ کو چاہیے کہ آپ والدین کو اکٹھا کریں اور والد صاحب اگر معذور ہیں تو خود زمین کو اپنے تصرف میں لے کر اس کو آباد کرنے کا انتظام کریں۔ ایسی صورت میں خرچ کا انتظام بھی ہو جائے گا اور والدین میں نزاع اور جدائی بھی باقی نہ رہے گی۔ اس تمہید کے بعد آپ کے سوالات کے جوابات درج ذیل ہیں:

1) اگر آپ کے والد والدہ کے لیے خرچے کا انتظام کریں یا آپ اپنے مال سے والدہ پر خرچ کریں جس سے والدہ کا گزارا چلتا رہے تو ایسی صورت میں ان کے لیے اس حیلہ سے ہمیشہ زکوٰۃ کے اموال جمع کرتے رہنا مناسب نہیں۔ تاہم اگر وہ اس طرح زکوٰۃ لیں کہ زکوٰۃ کی رقم لیتے وقت وہ صاحب نصاب نہ ہوں تو ایسا کرنا ناجائز وحرام نہیں، زکوٰۃ دہندہ کی زکوٰۃ بھی ادا ہو جائے گی۔

2) قدر حاجت سے زائد زمین بیچ کر حج وقربانی کرنا ضروری ہے، مسئولہ صورت میں اگر زمین اتنی ہے

کہ اس سے سال بھر کے نفقہ کے اخراجات ہی پورے ہوتے ہیں اس سے زائد نہیں تو اس کی وجہ سے آپ کے والد پر حج یا قربانی فرض نہیں۔

ملازم اپنی ذمہ داریوں کے علاوہ کام کی اُجرت لے سکتا ہے:

سوال: میں ایک پرائیویٹ فرم میں کام کرتا ہوں، میرے ذمہ کام میں بجلی کا کام، پانی کی فٹنگ، گیس کا کام، سامان بازار سے خرید کر مختلف جگہ یعنی گوداموں میں دینا، اور مرمتی کام مستری ولکڑی وغیرہ کا ہے اور مجھے کام بتاتے وقت یہ کہا جاتا ہے کہ فلاں کام آپ کو کروانا ہے۔ مثلاً اگر کہا جائے کہ یہ بجلی کا بورڈ یا لکڑی کا کام کروانا ہے، اگر میں کسی کاریگر کو لے کر کام کرواتا ہوں تو مجھے اس کے ساتھ کھڑا ہونا پڑتا ہے۔ اگر میں یہ کام خود کرلوں ڈیوٹی ٹائم میں اور اس کام کی اُجرت خود رکھ لوں تو میرے لیے جائز ہے یا نہیں؟ اگر میں یہ کام ڈیوٹی ٹائم کے علاوہ (ہمارا ٹائم صبح پونے نو بجے سے شام سات بجے تک ہوتا ہے) کرلوں تو کیا جائز ہے یا نہیں؟ (عبداللہ۔ ملتان)

جواب: مذکورہ صورت میں معاہدۂ ملازمت کی رو سے اگر واقعۃً آپ کی ذمہ داری ان کاموں کی صرف نگرانی تک محدود ہے یعنی آپ کے ساتھ یہی معاہدہ ہوا ہے کہ آپ یہ کام بازار سے کروائینگے تو ایسی صورت میں آپ فرم کی اجازت کے ساتھ مذکورہ کام خود کر سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں ان کاموں کے بازاری ریٹ کے مطابق اُجرت فرم سے لے کر آپ کے لیے خود رکھنا جائز ہوگا۔

واضح رہے کہ آپ مذکورہ کام ڈیوٹی ٹائم میں کریں یا اس کے علاوہ کسی وقت میں، بہرحال فرم کی طرف سے آپ کو اس کی اجازت ہونا شرعاً ضروری ہے۔ البتہ اگر آپ کو فرم کی طرف سے ان کاموں کو خود کرنے کی دلالۃً اجازت ہو، جس کی علامت یہ ہے کہ فرم کو اس بات کا علم ہے کہ آپ یہ کام ڈیوٹی ٹائم یا اس کے علاوہ کسی وقت خود کر کے اُجرت خود رکھ لیتے ہیں، اور اس کے باوجود فرم آپ کو ان کاموں کی

الگ اجرت دیتی ہے اور کوئی پوچھ گچھ نہیں کرتی تو ایسی صورت میں آپ کے لیے ان کاموں کا خود کرنے کی فرم سے صریح اجازت لینا ضروری نہیں۔

ملازم کے لیے اضافی محنت کی اُجرت لینے کی ایک اور صورت کا حکم:

سوال: اسی طرح مجھے فرم سے متعلق لوگوں کے گھروں کے کام بھی کروانے پڑتے ہیں، مثلاً کارپٹ یا قالین وغیرہ دھلوانا ہو یا پھر میز، واشنگ مشین وغیرہ کی مرمت کروانی ہو تو گھر والے یہ چیزیں میرے حوالے کر دیتے ہیں، چونکہ یہ چیزیں رکشہ یا گدھا گاڑی وغیرہ کسی سواری میں ہی جا سکتی ہیں اس لیے میں لوگوں سے رکشہ وغیرہ کا کرایہ بھی وصول کرتا ہوں، ایسی صورت میں اگر ان چیزوں کو میں موٹر سائیکل پر رکھ کر لے جاؤں تو کیا ان کا کرایہ میرے لیے خود رکھنا جائز ہوگا؟ جبکہ موٹر سائیکل کا خرچہ اور تیل کا خرچہ بھی فرم دیتی ہے۔ واضح رہے کہ اگر میں ان چیزوں کو رکشہ یا گدھا گاڑی وغیرہ پر رکھ کر لے جاتا ہوں تو مجھے پھر بھی موٹر سائیکل پر ساتھ ساتھ جانا پڑتا ہے۔ (عبداللہ۔ملتان)

جواب: صورتِ مسئولہ میں گھروں کا سامان رکشہ وغیرہ کسی اور سواری پر لیجانے کی صورت میں جتنا کرایہ خرچ ہو، وہ کرایہ گھر والوں سے لینا آپ کے لیے بلاشبہ جائز ہے اور موٹر سائیکل پر ان اشیاء کو خود لے جانا اگر آپ کی ملازمت کی ذمہ داریوں میں شامل نہیں ہے تو ایسی صورت میں آپ گھر والوں سے اس اضافی محنت کی بھی معروف اجرت باقاعدہ طے کرکے یا مشین وغیرہ کی مرمت کے خرچہ میں شامل کر کے لے سکتے ہیں۔

پیشکش: ابوزبیر

[www_alkalam_pk@yahoo.com]